© rasailojaraid.com

محمد اکرم تائب

مزے سے گوشت ہم کھاتے ہیں اب رکھ کر فریزر میں

حکومت میں ہے کچھ تو ہاتھ اپنا بھی میرے یارو
کہ رائے مانگی تو جاتی ہے گردانی نہیں جاتی
سفیدی آگئی سر میں مگر دل ہے سیہ اب تک
سمندر خشک ہے لیکن طغیانی نہیں جاتی
بیوٹی پارلر والوں کی یہ ساری شرارت ہے
کہ بی اماں جو گھر والوں سے پہچانی نہیں جاتی
جتن لاکھوں کئے تم نے مگر میداں ہمیں جیتے
حقیقت خود کو منوالیتی ہے مانی نہیں جاتی
مزے سے گوشت ہم کھاتے ہیں اب رکھ کر فریزر میں
کہ پورا مہ ہی اب تو عید قربانی نہیں جاتی
ہزاروں قسم کے شیمپو ہیئر ٹانک لگا ڈالے
مگر پھر بھی یہ بالوں کی پریشانی نہیں جاتی
لڑے جاتے ہیں پھر اک دوسرے سے ووٹ کی خاطر
الیکشن میں یہ نادانوں کی نادانی نہیں جاتی
زمانہ ہوچکا پولیس کو چھوڑے ہوئے لیکن
دماغوں سے ابھی تک بوئے سلطانی نہیں جاتی
کسی کو بھی پتہ چلتا نہیں ہے ان کی آمد کا
وہ یوں آواز دیتے ہیں کہ پہچانی نہیں جاتی

© rasailojaraid.com